سلسلہ اصلاحی مجالس

آدابِ دعا

حضرت مولانا عبدالستار صاحب مدظلہ

نام کتاب :..................................... آدابِ تلاوت

مؤلف :......................... مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوثر مدنی حفظہ اللہ

ناشر :.................................. مکتبۃ الشیخ ۴۴۵/۳ بہادر آباد کراچی

اشاعت اوّل :.. ۱٤۲۸ھ/2007ء

اشاعت

مکتبہ خلیلیہ

دکان ۱۹ اسلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

دیگر ملنے کے پتے:

کتب خانہ اشرفیہ .... اردو بازار کراچی

زم زم پبلشرز .... اردو بازار کراچی

کتب خانہ مظہری .... گلشن اقبال کراچی

اقبال بک سینٹر .... صدر کراچی

دارالاشاعت .... اردو بازار کراچی

اسلامی کتب خانہ .... بنوری ٹاؤن کراچی

کتب خانہ مجیدیہ .... ملتان

مکتبہ سید احمد شہید .... لاہور

مکتبہ رحمانیہ .... لاہور

مکتبہ انعامیہ .... اردو بازار کراچی

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

مُقَدِّمَۃ

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم. أما بعد:

قرآن حکیم اللہ رب العالمین کا کلام ہے جیسا اللہ جل جلالہ بے مثل ہے، اسی طرح اس کا کلام بھی بے مثل ہے، اور یہ ایسا کلام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد﴾

ترجمہ: اس کے پاس باطل نہیں آتا آگے سے نہ پیچھے سے اور اُتاری ہوئی ہے (یہ کتاب) حکمت والے کی طرف سے جو ستودہ اوصاف ہے۔ (انوار البیان ج/۵ ص ۷۰۲)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی سب سے افضل کتاب ہے جو سب سے افضل رسول سیدنا حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، اور یہ کتاب تمام کتب سابقہ پر مہیمن ہے، اور ان کے فوائد وثمرات پر مشتمل ہے، اس قرآن کریم میں تمام سابقہ آسمانی کتابوں کے مضامین موجود ہیں، جو چیز جتنی بڑی ہوتی ہے اس کے آداب بھی اسی قدر بڑے ہوتے ہیں، بندہ نے بفضل اللہ تعالیٰ وتوفیقہ اس کتابچہ میں قرآن پاک کے حقوق اور اس کی تلاوت کے آداب جمع کیئے ہیں اور یہ عجالہ نافعہ کے طور پر ہے جو مختصر انداز میں پیش کیا جا رہا ہے، آئندہ ان شاء اللہ یہ حقوق وآداب مزید تفصیل

کے ساتھ لکھنے کی نیت ہے، اللہ تعالیٰ شانہ اس کو بھی قبول فرمائے اور آئندہ جو لکھنے کا ارادہ کیا ہے اس کو بھی پایۂ تکمیل کو پہنچائے اور قبول فرمائے ......آمین.

فی الوقت یہ مختصر حقوق و آداب جمع کیئے ہیں ان میں سے اکثر دوران سفر جو مدینہ منورہ اور جدہ کے درمیان تھا، گاڑی میں لکھے ہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے شرح صدر فرما دیا اور ذہن میں آداب آتے چلے گئے اور قلب منشرح ہوتا گیا،

فیا رب لک الحمد ولک الشکر علی توفیقک وامتنانک وصل وسلم وبارک علی نبیک وحبیبک سیدنا محمد ﷺ سید الأولین والآخرین وامام الأنبیاء والمرسلین وعلی آله وصحابته أجمعین .

وکتبه الفقیر إلی الله تعالی:

عبدالرحمٰن الکوثر عفا اللّٰه عنه وعافاه وجعل آخرته خیر امن اولاه

ابن حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنی

رواه اللّٰه من الکوثر الأحلیٰ وأسکنه الفردوس الأعلیٰ

بالمدینة المنورة علی صاحبها الف الف صلاة وسلام

بتاریخ: ۲۲/ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلي ونسلم علىٰ رسوله الكريم

قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے اُہم آداب

ادب نمبر۱: اخلاصِ نیت. (یہ قرآن کریم کا بڑا اُہم حق واُہم ادب ہے)

قرآن کریم پڑھنے وپڑھانے اور تلاوت کرتے وقت اپنی نیت کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرلے کیونکہ اخلاص کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک ﷺ کو ارشاد فرمایا:

﴿ قل ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين ﴾ سورة الأنعام ۱۶۲.

ترجمہ: آپ فرمادیجئے کہ بیشک میری نماز اور میری جملہ عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے جسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلوٰة ويؤتوا الزكوٰة وذلك دين القيمة ﴾ (سورة البينة ۵).

ترجمہ: (حالانکہ انکو یہی حکم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی

کے لئے خاص رکھیں یکسو ہوکر، اور نماز کی پابندی رکھا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی صحیح اور درست دین ہے). اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ((إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرئ ما نوىٰ)) . الحديث (رواه البخاري) یعنی اَعمال کے قبول ہونے کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لئے وہ ہی ہے جو اس نے نیت کی. اس حدیث کو امام نووی اور دیگر علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ان اَحادیث میں شمار کیا ہے جن پر اسلام کا مدار ہے، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب التبیان فی آداب حملۃ القرآن میں اخلاص کا معنی بیان فرماتے ہوئے اَبو القاسم القشیر ی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ طاعت میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات مقصود ہو یعنی اپنے اس عملِ صالح سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے سوا اور کوئی قصد نہ ہو آگے پھر لکھتے ہیں کہ اخلاص کا معنی یہ بھی ہے کہ اپنے عمل کو تمام مخلوقات کے خیال سے پاک کردے. (یعنی صرف اور صرف اللہ تعالی کے لئے عمل کو خالص کرلے).

ادب نمبر۲: باوضوء قرآن کریم کو پڑھنے و پڑھانے کیلئے بیٹھے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اسکو پڑھنے و پڑھانے سے تقرب اِلیٰ اللہ حاصل ہوتا ہے، اور جو نیک کام بھی باوضو کیا جائے وہ اَکمل واَجمل واَحسن واَقرب اِلیٰ القبول ہوتا ہے.

ادب نمبر۳: وضوء کرتے ہوئے مسواک بھی کرلے تاکہ مُنہ کی رطوبت و بدبو زائل ہوجائے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: (السواک مطهرة للفم ومرضاة

للرب) یعنی مسواک مُنہ کی صفائی کا آلہ ہے اور رب کی رضامندی کا سبب ہے.
اور مسواک کرنا یہ تو بہت آسان نسخہ ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھنے کیلیے ہزار مرتبہ بھی عرقِ گلاب سے کلی کی جائے پھر بھی ہمارا منہ اس لائق نہ ہوگا کہ کلام اللہ پڑھے.

ادب نمبر۴: پاک صاف کپڑے پہن کر تلاوت کرنے اور قرآن حکیم کو سیکھنے وسکھانے بیٹھے.

ادب نمبر۵: ایسی جگہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے یا سیکھنے وسکھانے بیٹھے جونہایت پاک وصاف ہو وہاں کسی قسم کی گندگی یا بدبو وغیرہ نہ ہو.

ادب نمبر۶: یہ ذہن میں رکھ کر بیٹھے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہے اگر معنی نہ سمجھے تب بھی اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوگا، اور سمجھ کر تلاوت کرنا مزید فضیلت رکھتا ہے.

ادب نمبر۷: تلاوت کرتے وقت یہ بھی ذہن میں رہے کہ مجھے ہر حرف پر ایک نیکی مل رہی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے : ((من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها لا أقول ألم حرف ولكن ألف حرف ولام حرف وميم حرف)). (رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن صحيح غريب)
اور اللہ تعالی جسکے لئے چاہتے ہیں ایک نیکی کو سات سو گنا بڑھا دیتے ہیں اور اسے

بھی زیادہ بڑھا دیتے ہیں جیسے کہ ایک حدیث شریف میں فرمایا:((فمن هَمَّ بحسنة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنه كاملة وان هَمَّ بهافعملها كتبها الله عزوجا عنده عشر حسنات الى سبع مائة ضعف الى اضعاف كثيره)). الحديث رواه البخارى ومسلم واللفظ له .اوراللہ تعالی کا ارشاد ہے:(إنما يوفي الصابرون أجرهم بغير حساب) . ترجمہ: بیشک صبر کرنے والوں کوانکا پورا اجر بغیر حساب دیا جائے گا .

اور نیکی کیا چیز ہے اسکا اندازہ اس دنیا میں نہیں لگایا جاسکتا، یہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ایک نیکی کی قیمت نہیں بن سکتا، اس میں دنیا میں سونا چاندی ہیرے، موتی، یاقوت، مرجان، بڑی بڑی عمارتیں، خوبصورت بنگلے، بہترین مکانات، نہریں، باغات، سمندر اور سمندر کے اندر انسان کیلئے فائدہ حاصل کرنے والی مخلوقات، اور زمین کے معادن، اور بڑے قیمتی قیمتی ہوائی جہاز، عمدہ عمدہ آرام دینے والی گاڑیاں وغیرہ وغیرہ یہ سب کچھ ایک نیکی کی بھی قیمت نہیں بن سکتا.

ادب نمبر ۸: قرآن کریم سیکھنے وسکھانے اور تلاوت کرتے وقت قرآن پاک کی عظمت دل میں رہے، یہ استحضار رہے کہ یہ اللہ رب العالمین احکم الحاکمین کا کلام ہے، مجھ نالائق پر اللہ رب العالمین کا بڑا کرم اور بے تحاشا احسان ہے کہ اپنا پُر نور کلام میری زبان سے پڑھوا رہے ہیں، اپنا مبارک کلام میری زبان سے با آسانی جاری فرمارہے ہیں، اگر اللہ تعالی اس مبارک کلام کا پڑھنا آسان نہ فرماتے تو اسکا

ایک حرف بھی نہ پڑھ سکتا تھا اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَقَد يَسَرنَا القُرْآنَ للذّكرِ فَهَل مِن مُدَّكِر ﴾

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کردیا سو کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔

اور علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہ معنی لکھا ہے کہ: تحقیق در تحقیق ہم نے قرآن کو آسان کردیا حفظ کرنے کیلیے پس ہے کوئی اس کے حفظ کا طالب کہ اس کی مدد کی جائے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالی قرآن پڑھنے کو آسان نہ فرماتے تو بنی آدم ایک حرف بھی اسکا نہ پڑھ سکتے.

ادب نمبر۹: قرآن پاک پڑھنے سے پہلے (أعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَيْطَان الرَّجِيْم) پڑھے، اور یہ سنت ہے، بعض حضرات نے اسے واجب بھی کہا ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے تلاوت کرنے سے پہلے اسکو پڑھنے کا حکم دیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿فإذَا قَرَأتَ القُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّه مِنَ الشَيْطَان الرَّجِيْم ﴾

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے

ادب نمبر۱۰: أعوذ باللّٰہ پڑھنے کے بعد بسم اللّٰہ پڑھے، اسکو سورت کے شروع میں پڑھنا مسنون ہے اور اگر تلاوت کسی سورت کے درمیان سے شروع کررہے

ہوں تو صرف (أعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَيْطَان الرَّجِيْم) پڑھنے پر اکتفاء کرنا بھی جائز ہے، اوراگر (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم) بھی پڑھ لے تو بہتر ہے.

ادب نمبر۱۱: قرآن پاک کی تعلیم وتلاوت کے وقت قبلہ رُخ ہوکر بیٹھے یہ افضل طریقہ ہے. **لأن خير المجالس ما استقبل به القبلة ،وكان ابو عالية اذا قرأ اعتم ولبس وآرتدى واستقبل القبلة.**

ترجمه : اور جب ابو عالیہ رحمۃ اللہ علیہ پڑھتے تو پگڑی باندھتے اور اچھا پہنتے اور قبلہ رخ ہو جاتے تھے، (ابوعالیہ کبارِ علماء تابعین میں سے ہیں)

ادب نمبر۱۲: تدبر کے ساتھ تلاوت کرنا: قرآن کریم کی تلاوت خود کر رہا ہو یا کسی سے سن رہا ہو، دونوں حالتوں میں قرآن کریم کے معانی میں تدبر کرے، یعنی غور وفکر کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسکا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كتابٌ أنْزَلنَاهُ إلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَبَرُوا آيَاتِه وَلِيَتَذَكَرَ أولُوا الألبَاب﴾

ترجمہ: یہ کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے' مبارک ہے' تا کہ یہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور تا کہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

اور منافقین پر نکیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ أفَلا يَتَدَبَّرُونَ القُرآنَ أم عَلىٰ قُلُوبٍ أقْفَالُهَا؟ ﴾

ترجمہ: سو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر ان کے تالے ہیں؟۔

تشریح از انوار البیان فی کشف اسرار البیان: اس میں توبیخ ہے اور منافقوں کے حال کا بیان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو قرآن میں تدبر کرنا چاہئے تھا۔ قرآن کے اعجاز و معانی اور دعوتِ حق کے بارے میں غور کرتے تو نہ تو منافق ہوتے اور نہ وہ حرکتیں کرتے جو ان سے صادر ہوتی رہی ہیں۔ ان کے تدبر نہ کرنے کا انداز یہ ہے کہ جیسے ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہوں۔ قال صاحب الروح: وإضافة الاقفال إليها للدلالة علىٰ أنهااقفال مخصوصة بهامناسبة لها غير مجانسة لسائر الاقفال المعهودة

ادب نمبر ۱۳: قرآن حکیم میں تدبر یعنی غور وفکر کرنے کے لئے اور اسکا معنی سمجھنے کے لئے طلبہ کو چاہئے کہ تلاوت کرتے وقت ایسے کلمات کو جنکے معانی انکو معلوم نہیں یا بھول چکے ہیں ایک کاپی میں لکھ لیں (فاتحہ سے لیکر والناس تک) سارے مشکل کلمات اس کاپی میں درج کرلیں پھر انکے معانی کتب تفسیر سے اَخذ کر کر لکھ لیں دو خانے بنالیں ایک خانے میں کلمہ اور دوسرے میں اسکا معنی، پھر ان معانی کو خوب اچھی طرح یاد کرلیں تا کہ ساری زندگی تلاوت کا مزہ حاصل رہے.

ادب نمبر ۱۴: جو لوگ اہل علم نہیں ہیں انکو چاہئے کہ عربی کا مختصر کورس کرلیں پھر کسی اہل دل عالم سے قرآن پاک کی تفسیر از اَول تا آخر پڑھ لیں تا کہ جب تلاوت کریں تو معانی سمجھ میں آتے رہیں اور کلامِ الٰہی کی حلاوت پاتے رہیں.

ادب نمبر ۱۵: قرآن پاک پڑھتے وقت یا سنتے وقت اپنی روح کے اَمراض کا

آیاتِ قرآنیہ سے علاج کریں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ وننزل من القرآن ماهو شفاء ورحمة للمؤمنين ﴾ الآية .

ترجمہ: (اور ہم ایسی چیز نازل کرتے ہیں یعنی قرآن جو شفاء ہے اور رحمت ہے مومنین کے لئے) یہ شفاء انسان کے اُمراض روح وجسد دونوں کو شامل ہے، اُمراضِ روح بہت سے ہیں، منجملہ اُن کے کبر، حسد، حقد، عجب، غضب، غیبت کرنا، چغلی کھانا، حب جاہ، حب دنیا، بخل، اور نماز میں سستی اور کاہلی، بدگمانی، تجسس، وغیرہ وغیرہ، ان تمام اُمراض کا علاج قرآن میں موجود ہے، پس جو شخص نماز میں سستی کرنے کے مرض میں مبتلا ہے وہ اپنا علاج ان آیات سے کرے جس میں نماز اُدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، منجملہ ان کے یہ آیت بھی ہے

﴿حَافِظُوا عَلَى الصَلوٰتِ وَالصَّلاةِ الوُسْطىٰ وَقُومُوا لله قَانِتِيْن ﴾

.سورة البقرة آية نمبر ۲۳۸

ترجمہ: پابندی کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی اور کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے اس حال میں کہ عاجزی اختیار کئے ہوئے).

اور جو شخص باجماعت نماز ادا نہ کرنے کے مرض میں مبتلا ہے وہ اپنا علاج اس آیت سے کرے ﴿ وَاركَعُوا مَعَ الرَّاكِعِين ﴾ .

ترجمہ: (اور تم رکوع کیا کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ).

اور جو غیبت کے مرض میں مبتلا ہے وہ اس آیت میں تدبر کرے

﴿ وَلا يَغْتَب بَعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُم أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوه وَاتَّقُوا اللّه إِنَّ اللّه تَوَّابُ الرَّحِيْم ﴾ سورة الحجرات .

ترجمہ:(اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کریں کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو تم اسکو برا سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان ہے).

یہ چند آیات ہمنے ذکر کر دیں سمجھدار کے لئے کافی ہے. آگے وہ خود بقیہ آیات پر غور وفکر کر کے اپنے اُمراضِ روح کا علاج مکمل کر لے.

ادب نمبر ۱۶: قرآن پاک کی وہ آیات جن میں اللہ تعالی نے نصیحتیں فرمائی ہیں تلاوت کرتے وقت اور سنتے وقت یہ خیال کرے کہ یہ ساری نصیحتیں مجھے کی جارہی ہیں میں انکا مخاطب ہوں اور سب سے زیادہ ان پر عمل کرنے کا میں محتاج ہوں.

ادب نمبر ۱۷: قرآن کریم کو سمجھنے کے واسطے کچھ عربی کے قواعد و مصادر صرف ونحو بھی کسی عالم سے پڑھے اور ترجمہ قرآن پاک کسی جید صاحب دل عالم سے من اول تا آخر پڑھ لے تا کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت معانی کو سمجھنا غور وفکر کرنا آسان ہو جائے.

ادب نمبر ۱۸: پورا قرآن کسی ماہر و باعمل قاری سے پڑھ لے، قرآن بغیر سیکھے پڑھنے میں زبر زیر پیش کی اور تجوید کی غلطیاں ہونگی جنکی وجہ سے پڑھنے والا گنہگار

ہوگا، قیامت کے دن اسکے پاس کوئی عمل نہ ہوگا کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں پیش کر سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت میں علماءِ عظام وقراءِ کرام خوب پیدا فرمائے ہیں کوئی زمانہ انکے وجود سے خالی نہیں رہتا ان حضرات کے ہوتے ہوئے بھی کوئی ان سے فائدہ نہ اٹھائے اور قرآن عظیم کو نہ سیکھے تو وہ بڑا ظالم ہے اپنے نفس پر اسنے بڑا ظلم کیا قیامت کے دن جب بارگاہ خداوندی میں کھڑا کیا جائے گا تو کوئی جواب نہ دے سکے گا.

اپنے بچوں کو بھی پورا قرآن شریف کسی اچھے باعمل قاری سے سکھوائے اگر اس عظیم عمل سے غفلت برتی اور اپنے بچوں کو صرف دنیاوی تعلیم دی تو اس شخص نے اپنے اوپر اور اپنے بچوں پر بڑا ظلم کیا، اگر اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم نہ دی دیندار نہ بنایا تو کل مرنے کے بعد یہ بچے اپنے باپ کو یاد کرتے وقت رحمۃ اللہ علیہ بھی نہ کہیں گے کیونکہ انکو رحمۃ اللہ علیہ کہنے کی قدر معلوم ہی نہیں، انکو سکھایا ہی نہیں گیا، لیکن اگر انکو دیندار بنایا دینی تعلیم دلوائی تو یہ ذخیرۂ آخرت بنیں گے، حدیث شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے:((إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلا من ثلاث صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له)) ترجمہ: جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکا عمل منقطع (ختم) ہوجاتا ہے مگر تین طریقوں سے: صدقہ جاریہ کے ذریعہ، یا علم کے ذریعہ جس سے نفع حاصل کیا جارہا ہو، یا نیک اولاد جو اسکے لئے دعاء کرتی ہو.

لہذا اپنی اولاد کو نیک صالح بنانے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہئے اور قرآن وحدیث سکھانا چاہئے تاکہ مرنے کے بعد کا بھی سرمایہ وتوشہ بن جائیں. واللہ الموفق

ادب نمبر۱۹: قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت یا کسی سے تلاوت سنتے وقت معانی میں غور وفکر کرتے ہوئے رونا، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ((اقرأ عليّ القرآن ،فقلت يا رسول الله : أ أقرأ عليك وعليك أنزل ، قال : إني أحب أن أسمعه من غيري فقرات عليه سورة النساء حتى إذا جئت إلى هذه الآية :

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَةٍ بِشَهِيْدٌ وَجِئْنَابِكَ عَلىٰ هٰؤلاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء : ٤١] قال : حسبك الآن،فالتفت إليه فإذاعيناه تذرفان)). (رواہ البخاری (۴۵۸۲) کتاب التفسیر/ باب (فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد...... ومسلم (۸۰۰) کتاب صلاۃ المسافرین/ باب فضل استماع القرآن)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ میں نے عرض کیا کہ آپ کو پڑھ کر سناؤں حلانکہ آپ پر تو نازل ہوا ہے ارشاد فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی سے سنوں پس میں نے میں سورۃ النساء آپ ﷺ کو سنانی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَةٍ بِشَهِيْدٌ وَجِئْنَابِكَ عَلىٰ هٰؤلاءِ

شَہِیْدًا﴾ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا اتنا سنانا کافی ہے سو میں نے آپ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کہ دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔

حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے سینہ مبارک سے رونے آواز اسطرح سے آرہی ہے جیسا کہ ہانڈی کے کھولنے کی آواز ہوتی ہے،

(رواہ احمد فی مسندہ ۴/۲۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازِ فجر میں قرآن مجید پڑھتے ہوئے بعض مرتبہ اتنا روتے تھے کہ آخری صف تک رونے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیۃ الأولیا میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں جائے نماز بنا رکھی تھی اور جب آپ اس جگہ نماز پڑھتے تھے اور نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے تو اتنا روتے تھے کہ مشرکین کی عورتیں اور بچے بھی تعجب کرنے لگتے تھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آنسو ہی نہ تھمتے تھے

ادب نمبر ۲۰: <u>عمل کرنا۔</u> قرآن پاک کا حق صرف زبان سے حروف پڑھنے اور سمجھنے سے ادا نہ ہوگا اگر کسی نے اچھی تلاوت کی اور معنی بھی سمجھ لیا لیکن عمل نہ کیا تو قرآن عظیم قیامت کے دن اس پر حجت ہوگا مسلم شریف کی حدیث میں ہے

(القرآن حجة لک أو علیک)

یعنی قرآن تمہارے لئے حجت ہے یا تم پر حجت ہے، مطلب یہ ہے کہ اگر تم قرآن مجید پر عمل کرو گے تو وہ تمہارے لئے قیامت کے دن حجت ہوگا تمہاری سفارش کریگا حدیث شریف میں ارشاد ہے: **اقرؤو القرآن فإنه يأتي يوم القيامة شفيعاً لأصحابه** ، یعنی: تم قرآن پڑھو کیونکہ قرآن قیامت کے دن اپنے اصحاب کیلئے سفارش بنکر آئے گا، یعنی تمہاری شفاعت کرا کر جنت میں داخل کراویگا۔ **نسأل الله تعالیٰ ذلک**، اور قرآن کریم پر عمل نہ کرنا جہنم کی طرف راستہ ہے۔ العیاذ باللہ

ادب نمبر ۲۱: قرآن مجید تجوید کے ساتھ تلاوت کرنا، جلدی جلدی پڑھ کر پارہ یا سورت ختم نہ کرنا، کیونکہ جلدی جلدی پڑھنے سے حروف کی ادائیگی بھی صحیح نہ ہو سکے گی، اور معانی میں غور وفکر بھی نہ ہو سکے گا، اگر حروف کی ادائیگی صحیح نہ ہوئی تو ثواب کے بجائے گناہ ہوگا، افسوس ہے کہ بہت سے حفاظ کرام رمضان شریف میں بڑی تیز رفتاری سے قرآن کریم نمازِ تراویح میں پڑھتے ہیں، پارہ ختم کرنے کی دھن ہوتی ہے، ادھر مقتدی حضرات بھی یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح بیس رکعتیں پوری ہوں، اور ہم اپنے بستروں پر جالیٹیں، یاد رہے کہ اگر حافظ حدر میں پڑھنے کا بھی حق ادا نہیں کرے اتنی جلدی پڑھ رہے ہیں کہ بعض آیات میں بعض حروف وکلمات صحیح ادا نہیں ہو رہے تو حافظ صاحب بھی گنہگار ہیں اور مقتدی (سامعین) بھی اس گناہ میں شامل ہیں (**اللهم اعذنا من ذلک ووفقنا والمسلمين جميعاً لتلاوة كتابک حق تلاوته**).

ادب نمبر۲۲: تلاوت کرتے وقت ادھر اُدھر نہ دیکھنا، قرآن کریم میں نظر جمائے رکھنا، قرآن میں رکھنا بھی عبادت ہے، قرآن شریف دیکھ کر تلاوت کرتا ہے وہ دو عبادتیں بیک وقت حاصل کرتا ہے ایک قرآن حکیم
میں نظر دوسری تلاوت، اگر کوئی بغیر دیکھے تلاوت کررہا ہے تب بھی ادھر اُدھر نظر نہ ڈالے نظر کی حفاظت کرے خاص کر امردلڑکوں سے اپنی نظر کو بچائے، امردلڑکوں سے نظر کی حفاظت کرنا تو ویسے بھی لازم ہے مگر تلاوت کے وقت تو نظر کی حفاظت کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے اگر تلاوت کرتے وقت یا سنتے وقت بھی بدنظری سے باز نہ آیا تو کب باز آیگا، (**الأمان والحفیظ**).
اور بخاری شریف میں ہے: **زنا العین النظر**، یعنی آنکھ کا زنا دیکھنا ہے۔
ادب نمبر۲۳: تلاوت کلام پاک کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ آواز کو بقدر استطاعت اچھی بنائے (یعنی خوش الحانی سے تلاوت کرنے کی کوشش کرے) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: (**من لم یتغنی بالقرآن فلیس منا**) یعنی جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، اور ایک حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے (**زینو القرآن بأصواتکم**) امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ (**إنما ھو من باب المقلوب أی زینوا أصواتکم بالقرآن، ھکذا فسرہ غیر واحد من أئمة الحدیث**) یعنی اپنی آوازوں کو قرآن سے مزین کرو۔

ادب نمبر۲۴: روزانہ پابندی سے بلا ناغہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا غیر حفاظ کو کم از کم پونہ پارہ روزانہ پڑھنا چاہئے تا کہ چالیس دن میں قرآن کریم کا ختم ہو جائے، چالیس روز گذر جائیں اور ایک ختم بھی نہ ہو تو انتہائی افسوس کی بات ہے اور نعوذ باللہ غفلت میں ڈوبنے والی بات ہے حضور اکرم ﷺ نے جب حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو آسانی دیتے ہوئے ختم قرآن کی مدت بتائی تو چالیس دن کی بتائی، اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ آخری مدت ہے۔

ادب نمبر۲۵: معانی میں غور وفکر کر کے خشوع وخضوع کی کیف حاصل کرنے کیلئے بعض آیات کو بار بار پڑھنا، حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ آیت ﴿إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم﴾ ایک رات بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی.

ادب نمبر۲۶: تلاوت کرتے کرتے اگر طبیعت آگے نہ چلے تو تلاوت ختم کر دے کیونکہ بد دلی سے تلاوت کرنا بے ادبی ہے.

ادب نمبر۲۷: تلاوت کرتے وقت وقف اور ابتداء کا خاص خیال رکھا جائے، کہاں وقف کرنا ہے کہاں نہیں کرنا، اور وقف کرنے کے بعد کس کلمہ سے ابتداء کرنی ہے، وقف وابتداء کا جاننا بہت اہم ہے، ان کو نہ جاننے کی وجہ سے معنی بدل جاتے ہیں بعض پڑھنے والے ایسی جگہ وقف کر دیتے ہیں جہاں وقف کرنا درست نہیں، اور بعض پڑھنے والے وقف کرنے کے بعد ایسی جگہ سے ابتداء کرتے ہیں جہاں سے

ابتداء کرنا جائزنہیں، ایسا کرنے سے معانی متأثر ہوتے ہیں، کیا سے کیا معنی ہوجاتا ہے، للہذا وقف کے رموز کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے، مدینہ منورہ سے جو قرآن کریم طبع ہوا ہے اسکے اخیر میں علامات وقف تفصیل سے بیان کی گئی ہیں، ہم ذیل میں انکو درج کررہے ہیں:

م: یہ علامت وقف لازم کی ہے، یعنی یہاں وقف کرنا لازمی ہے ملا کر پڑھنا جائزنہیں.

لا: یہ علامت ممنوع الوقف کی ہے، یعنی یہاں وقف کرنا جائزنہیں ملا کر پڑھنا ضروری ہے.

صلی: یہ علامت اس کی ہے کہ یہاں وقف جائز ہے لیکن ملا کر پڑھنا بہتر ہے،

قلی: یہ علامت اس بات کی ہے کہ یہاں وقف کرنا بہتر ہے لیکن ملا کر پڑھنا جائز ہے.

ج: یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہاں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا دونوں صحیح ہیں ٹھہرے یا نہ ٹھہرے دونوں کی حیثیت برابر ہے.

اس طرح ہندو پاک وغیرہ میں جو قرآن حکیم طبع ہوا ہے اسکے اخیر میں بھی علامات موجود ہیں جنکی تفصیل یہ ہے:

گول دائرہ جہاں بات پوری ہوجاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ت ہے یہ وقفِ تام کی علامت ہے: یعنی اس

پر ٹھہرنا چاہیئے۔اب ''ۃ'' تو لکھی نہیں جاتی' چھوٹا سا دائرہ بنا دیا جاتا ہے۔اس علامت کو آیت کہتے ہیں۔

م : یہ علامت وقفِ لازم کی ہے۔اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیئے۔اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو' مت بیٹھو۔جس میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو اُٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے۔اگر ٹھہرا نہ جائے تو اُٹھو مت بیٹھو ہو جائے گا۔جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے۔اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط : وقفِ مطلق کی علامت ہے۔اس پر ٹھہرنا چاہیئے۔مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا' اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج : وقفِ جائز کی علامت ہے۔یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز : علامت وقف مجوز کی ہے۔یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص : علامت وقف مرخص کی ہے۔یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔معلوم رہے کہ صؔ پر ملا کر پڑھنا زؔ کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے : الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق : قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔

صل : قد یوصل کی علامت ہے۔ یعنی کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے' کبھی نہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف : یہ لفظِ قِف ہے جس کے معنیٰ ہیں ٹھہر جاؤ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ : سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہئے۔ مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفہ : لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہئے' لیکن سانس نہ توڑے۔ سکتہ اور وقفہ میں فرق یہ ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے اور وقفہ میں زیادہ۔

لا : لا کے معنیٰ نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت (گول دائرہ) کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔ عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہئے۔ بعض کے نزدیک نہ ٹھہر جانا چاہئے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اسی جگہ نہیں کرنا چاہئے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

ک : کذٰلک کی علامت ہے یعنی جو رمز پہلے سے ہے' وہی یہاں سمجھی جائے۔

ادب نمبر۲۸: تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ جب تلاوت شروع کریں تو ایسی آیت سے شروع کرے جو اول الکلام ہو، جہاں سے قصہ شروع ہورہا ہے اسکی ابتداء سے شروع کرے، قصے کے بیچ سے تلاوت شروع نہ کرے مثلاً:

﴿وإذا سمعوا ما أنزل إلى الرسول﴾ ...(الآية)، (جوکہ ساتویں پارہ کی ابتداء ہے) سے شروع کرنے کے بجائے اس سے پہلی والی آیت یعنی ﴿لتجدن أشد الناس﴾ . .(الآية) سے شروع کرے کیونکہ ان دونوں آیتوں کا آپس میں بڑا ارتباط ہے۔اسی طریقے سے پانچواں پارہ ﴿والمحصنات من النساء﴾ ...(الآية) سے شروع کرنے کے بجائے اس سے پہلی والی آیت ﴿حرمت عليكم أمهاتكم﴾ سے شروع کرے کیونکہ ان دونوں آیات کا آپس میں گہرا ربط ہے، یادرہے کا پاروں کی ابتداء اور انتہاء معانی کے اعتبار کے سے نہیں رکھی گئی بلکہ حروف کی تعداد کے اعتبار سے رکھی گئی ہے اس لئے پارے کی ابتداء وانتہاء درمیان کلام میں بھی ہوجاتی ہے.

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے کی تنبیہات اپنی شہرۂ آفاق کتاب التبیان فی آدابِ حملۃ القرآن میں فرمائی ہیں (ص ۱۱۴ الطبعۃ مکتبۃ المؤید).

ادب نمبر۲۹: تلاوت کرتے وقت ایسا کام نہ کرنا جو رزیل ہو، گھٹیا درجہ کا ہو، بعض حفاظ کو کثرتِ تلاوت کی عادت ہوتی ہے چلتے پھرتے بھی تلاوت کرتے ہیں یہ بہت اچھی عادت ہے اسکی برکت سے قرآن پختہ رہتا ہے لیکن اس بات کا دھان

رھنا ضروری ہے کہ تلاوت کرتے وقت کوئی ایسا کام نہ کرے جو گھٹیا درجہ کا ہو جیسا کہ گھر کی صفائی کر رہا ہو جھاڑو دے رہا ہو اور تلاوت بھی ساتھ ساتھ کر رہا ہو تو یہ خلاف ادب ہے قرآن عظیم کی عظمت کے خلاف ہے۔

قرآن حکیم اللہ تعالی کا کلام ہے اسکو بڑی عظمت کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔

ادب نمبر ۳۰: تلاوت کرتے وقت قرآن شریف کو اونچی جگہ پر رکھے رحل پر با صاف ستھرے تکیہ پر رکھے، بعض بے ادب لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ زمین پر رکھ کر پڑھ رہے ہوتے ہیں اور ظلم یہ ہے کہ تنبیہ کرنے پر حجت بازی کرنے لگتے ہیں اور اپنے اس بے ادبی والے عمل کو درست ثابت کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ یہ جگہ پاک ہے، انکی اس بےھودہ بات کا جواب یہ ہے کہ یہ جگہ اگرچہ پاک ہے لیکن اس لائق نہیں کہ قرآن شریف اس پر رکھا جائے،

اللہ تعالی نے قرآن کو کریم فرمایا ہے اور کریم کا اکرام کرنا لازم ہے ارشاد ربانی ہے (إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيم) ترجمہ: بے شک یہ قرآن کریم ہے اور اللہ تعالی نے قرآن کو عظیم بھی بتایا ہے اور عظیم کی عظمت کیجاتی ہے ارشاد ربانی ہے (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبعا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيْم) ترجمہ: اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دی ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم دیا۔

اور اللہ تعالی نے قرآن کو مجید بھی قرار دیا ہے اور مجید کی تمجید کیجاتی ہے ارشاد ربانی

ہے(بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيْد) ترجمہ: بلکہ وہ قرآن مجید ہے۔ اللہ تبارک وتعالی قرآن شریف کی صفات بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَ اِنَّهُ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْم. ترجمہ: اور بلاشبہ وہ ام الکتاب میں ہمارے پاس ہے بلند ہے حکمت والا ہے۔ اس ایت میں اللہ تعالی نے قرآن نے کریم کی برتری بیان فرمائی، اُس کو بلند بتایا لہذا اس کا ادب احترام کرنا لازم ہے

اور سورۃ عبس میں ارشاد فرمایا: كَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَه (۱۱) فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَه (۱۲) فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَه (۱۳) مَرفُوعَةٍ مُّطَهَّرَه.

ترجمہ: ہرگز ایسا نہ کیجئے' بے شک یہ قرآن نصیحت کی چیز ہے' سو جس کا جی چاہے اسکو قبول کرلے' وہ ایسے صحیفوں میں ہے جو مکرم ہیں بلند ہیں' اور مقدس ہیں۔ ان ایات میں اللہ تعالی نے قرآن کریم کے اوصاف بیان فرمائے کہ وہ ایسے صحیفوں میں ہے جو اللہ کے یہاں مکرم ہیں اور بلند ہیں اور مقدس ہیں، کیونکہ شیاطین وہاں تک نہیں پہنچ سکتے اور یہ صحیفے ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں جو باعزت ہیں اور نیک ہیں (فرشتے چونکہ لوح محفوظ سے قرآن مجید کو نقل کرتے ہیں اس لئے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ فرمایا)۔

یہ سب قرآن شریف کی صفات ہیں جن کو اللہ تعالی شانہ نے خود بیان فرمایا ہے۔

لہذا قرآن پاک کی تعظیم کرنا فرض عین ہے۔

ادب نمبر ۳۱: تلاوت ختم کرنے کے بعد قرآن پاک جزدان میں رکھا جائے تا کہ اس پر گرد غبار نہ پڑے، مکھی وغیرہ نہ بیٹھے۔

ادب نمبر ۳۲: جب جزدان کو دھویا جائے تو اسکو پاک برتن وتشلہ میں دھویا جائے پھر اسکا پانی کسی درخت پر ڈال دیا جائے یا پاک جگہ بہا دیا جائے نالی وغیرہ میں نہ بہایا جائے کیونکہ جزدان قرآن پاک مصاحب ہے اس لئے ایک مدت تک یہ قرآن حکیم سے چپٹا رہا ہے لہذا اسکے دھونے کے بعد اس کا پانی پاک جگہ بہانا چاہئے ،(از/ افادات حضرت محی السنہ مولانا شاہ **ابرار الحق** صاحب نوراللہ مرقدہ)

ادب نمبر ۳۳: اگر رحل کا اپر کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے تو اس کو الٹی کر کے اس پر قرآن کریم نہ رکھا جائے ، کیونکہ ایسا کرنا بے ادبی ہے ،اور اگر رحل کا پایا ٹوٹ جائے تو رحل کو الٹی کر کے اس پر قرآن مجید رکھنا بھی بے ادبی ہے۔ (از/ افادات حضرت محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ)

ادب نمبر ۳۴: قدرے بلند آواز سے تلاوت کرنا، تلاوت کلام پاک کرتے ہوئے قدرے آواز بلند کرے بالکل آہستہ بھی نہ پڑے اور بہت زور سے بھی نہ پڑے ، درمیانی آواز رکھے ، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ نماز میں (بہت) آہستہ آواز میں پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سے گزرے وہ اونچی آواز سے پڑھ رہے تھے، سو جب یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت جمع ہوئے تو ان دونوں سے فرمایا: ((اے ابوبکر

میں تم پر سے گزرا اس حال میں کہ تم نماز میں آہستہ آواز میں پڑھ رہے تھے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اس ذاتِ لپاک کو سنا دیا جس سے میں مناجات کر رہا تھا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تم پر سے گزا اس حال میں کہ تمہاری آواز بلند تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہلکی نیند والے کو جگا رہا تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو بکر تم اپنی آواز قدرے بلند کرو اور اے عمر تم اپنی آواز قدرے پست کرو۔

(رواہ ابوداؤد: کتاب الصلاۃ/ باب رفع الصوتِ بالقراۃ فی صلاۃ اللیل)

ادب نمبر۳۵: علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ تلاوت کرتے وقت کسی چیز میں پانی رکھے کہ تلاوت کے دوران تھوک آجائے تو تھوک پھیک نے کے بعد کلی کر لے تاکہ منہ صاف ہو جائے پھر تلاوت میں لگ جائے۔

شعبہ نے ابوحمزہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب تلاوت کرنے بیٹھتے تھے تو اپنے پاس ایک برتن رکھ لیتے جس میں پانی ہوتا تھا جب تھوک یا بلغم نکالنا پڑ جاتا تو اس کو نکالنے کے بعد کلی کرتے پھر تلاوت شروع کرتے۔

ادب نمبر۳۶: جمائی آتے وقت تلاوت بند کر دیں اسلئے کہ تلاوت کا معنی ہے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنا اور جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، حضرت مجاہد رحمۃ

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تو قراءت کر رہا ہو اور جمائی آجائے تو پڑھنے سے رک جا پھر جب جمائی ختم ہو جائے پھر پڑھنا شروع کر دے اور حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسا کرنا قرآن پاک کا حق ہے اور بحالت جمائی پڑھنے سے حروف بھی صحیح ادا نہیں ہونگے اور آواز بھی عجیب نکلے گی۔

اسی طرح اگر تلاوت کے دوران ریح خارج ہونے لگے تو تلاوت موقوف کر دے، اور قرآن کریم کے پاس خارج نہ کرے دوسری جگہ جائے، پھر جب بو ختم ہو جائے تو دوبارہ تلاوت شروع کر دے لیکن بلا وضو قرآن کریم کو ہاتھ نہ لگائے، اور مسجد میں تلاوت کر رہا ہے تو مسجد سے باہر جا کر ریح خارج کرے، مسجد میں خارج کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور مسجد کی حرمت کے بھی خلاف ہے۔

ادب نمبر ۳۷: تلاوت کرتے وقت بات چیت بالکل ختم کر دے، بلا ضرورت بات نہ کرے، یہ قرآن عظیم کی تعظیم کا حق ہے، اور اگر تلاوت کے دوران کوئی انسان ضروری بات پوچھے تو اگر اشارہ سے جواب دینا کافی ہو جائے تو زبان سے جواب نہ دے اپنی تلاوت جاری رکھے، اور اگر یہ ڈر ہو کہ اس مسلمان بھائی کا دل دکھے گا تو زبان سے جواب دے کر واپس وہیں سے تلاوت شروع کر دے۔

ادب نمبر ۳۸: اگر چلتے ہوئے تلاوت کرتے ہوئے کسی قوم پر سے گزر کرے تو قرأت موقوف کر کے ان لوگوں کو سلام کرے پھر واپس اپنی قرأت وہیں سے شروع

کردے جہاں ٹھہرا تھا، اور گر اعوذ باللہ پڑھے تو بہتر ہے، (التبیان: ص ۱۲۲)،
اور اگر ان کو سلام نہ کیا اور اپنی تلاوت جاری رکھی تو یہ بھی جائز ہے

ادب نمبر ۳۹: دل کو وساوس وخطرات سے پاک رکھے، اگر کوئی نا مناسب خیال آجائے تو اس کو فوراً دل سے نکال دے۔

نمبر ۴۰: تلاوت مکمل کرنے کے بعد قرآن کریم کو بڑے احترام کے ساتھ اونچی جگہ رکھے، اور بہتر یہ ہے کہ جزدان میں رکھے تا کہ قرآن کریم گرد وغبار سے محفوظ رہے،

بحمد للہ

قدمت هذه الرسالة

ربنا تقبل منا انك أنت السميع العليم

وتب علينا انك انت التواب الرحيم

وصلى الله وسلم وبارك وانعم علىٰ سيد نا ونبينا محمّدٍ وعلىٰ

آله وأصحابه عدد مايحب ويرضىٰ